نمبر — قادیان دارالامان — جلد

قصیدہ

در شان حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

(از مولوی عبداللہ کشمیری)

مبارک عندلیبان را کہ وقت نو بہار آمد
ز بہر باغ ایمان آب خوش در جویبار آمد
زمین از مردگی بیخواست ابر آسمانی را
پئے احیاء او باران رحمت فیض بار آمد
چو ریح صرصر از مغرب پئے تخریب جا آمد
ہوائی نافہ عرفان ز شرق مشکبار آمد
وزید از مطلع ایمان نسیم جانفزا از حق
شگفتن را بجرکت غنچہ در گلزار یار آمد
بتاریکی شب تیرہ محیط عالمے شد چون
تجلی راز مطلع آفتاب نور بار آمد
زمانہ چون شب نیکو مصفا لیلۃ القدرے
بقدر و منزلت بہتر ز شبہائے ہزار آمد
کیعنی حضرت مرزا غلام احمد یگانہ
بصد زیب و بصد زینت پئے روزگار آمد

بر آمد آن شہ خوبان بتاج عزت علوی
پئے تنویر این عالم بنصف النہار آمد
فرود آمد بصد تائید او از عالم بالا
بدستش حربۂ علوی کہ بہر کارزار آمد
روان ہمراہ او قدوسیان از بہر تائید
گنج ونعمت بیحد پئے داد و نثار آمد
ستادہ بہر تصدیقش زمین و آسمان شاہد
برون از بہر تائیدش خدائے کردگار آمد
دو شاہد مہر و مہ برطبق اخبار پیمبر ہم
جہانے دید و من دیدم کہ نجم تاجدار آمد
جمال از فزونتر از ہمہ عالم ہمے بینم
برنگ گندمی خوشتر بحسن خوشگوار آمد
سر دجال از جنگ مقدس بر زمین آمد
نہ افسونش نہ نیرنگش نہ انکارش بکار آمد
ز تیغش دشمن نادان بہ بیراہی تعاقب
بتکذیب و جہالت سرنگون و شرمسار آمد
خدائی را کہ از عجز و ذلت زیست در دنیا
ز دست دشمنان آخر بذلت ہم سوار آمد

ز دست دشمنان بگریخت بالا رفت پوشیدہ
کہ تا چندین مہ و ہم سال زندہ ہوشیار آمد
ندارد حاجت خوردن نہ پوشیدن ز تن خود
نہ بر جانش اثر گاہے ز دور روزگار آمد
بیک حربہ بزیر آورد از تخت الوہیت
مزارش را ہمے دیدم بکوئے خانیار آمد
شفا بخشید زخمش را دوائے مرہم عیسی
بہ تزویر دجالان تبہ گشت و بہار آمد
مسیح ناصری انسان نیست بود عالم شد
از ان روزیکہ آنہم مرد و با ذلت بنار آمد
بروز یافت دجل و مکر در قوم نصاری چون
درون حالت اسلام بیمار و نزار آمد
بحسب دو رانسالے بروز یافتہ عیسی
محمد نیز در مہدی بحسن آشکار آمد
ہمین است آن غلام احمد کہ می باشد محمد ہم
ہمین مہدی ہمین عیسی ہمین آن نامدار
کلیم اللہ ہمین باشد ہمین آدم صفی اللہ
ہمین خاتم ولایت را بہر تقشار آمد

زشوکت نخوت بستہ بآیاتِ کتابِ اللہ
بمیدانِ رسول اللہ بہ تیغ آبدار آمد
بجائی گوہرے شاہے بکرج فارسی بیا
کہ ہر غنچہ گوشش زباغ قدس او برشاخسار آمد
پئے روئے خدا آئینہ آمد حضرت مرزا
عدوش خایب وخاسر ذلیم نیز خوار آمد
ز ارض و زآسمان لعنت بروی دشمن مرزا
عدوِ حق کہ با حق از برائے کارزار آمد
چلنغے ساکہ ایزد میفرد زدانیے عالم
اگر تف میزند جاہل بروئش باز مار آمد
خطاب بودنش معزیے کند غدار و سیہ رویش
چو ہر اہش نشانے اعظم و ہم استوار آمد
چرا سرمیکشد از حکم او این دشمن نادان
الا از بہر او بر حملہ ذات کردگار آمد
چہ معجز بود چون آید برون آنحضرت باری
کرا یارا کہ می جنگد چو حق بر روی کار آمد
پشیمان گشت آن جاہل خرِ غزنی بار ترسر
مبارک چون بد نیا ہم چو دلدار نگار آمد
ندید نداین سیہ بختان بتائید خداوندی
کہ بیرون حضرت باری پئے ابرار یار آمد
بسیط خاک از عدالت چون دو دست [illegible]
[illegible] آمد
ہمین است آنکہ از روے احمد مرسل نوا آیا
ہمین است آنکہ بہر او جہان را انتظار آمد
یہودی سیرتان از بہر تکفیرش بزغل و کین
کمر بستہ زبدکاری نشان آشکار آمد
زملا خوردن مردم دماغ شان پراگندہ
یکے شیخ و یکے پیر و یکے انگور خوار آمد
زخاک انگیزی و غوغائے شان یکذرہ باکش نہ
کہ آن مامور حق خوشتر و بہ بیخ پایی دار آمد
بمدح من ندارد حاجتے آن سید عالم
کہ مدحش زبالائے سما پروردگار آمد

تفسیر القرآن کی طبع کا کام شروع ہوگیا ہے۔ حسب وعدہ خریداران پیشگی قیمت بھجدیں۔ (ایڈیٹر)

ایڈیٹوریل

گناہ کی حقیقت کس نے بتلائی؟ انجیل نے یا قرآن کریم نے؟؟؟

بارہا عیسائیوں کو کہتے سُنا ہے کہ کامل حقیقت گناہ کی انجیل نے بیان کی ہے مگر یہ دعوے انکا نرا دعویٰ ہی ہے جس کے ثبوت میں وہ کیا کہیں گے انجیل خود خاموش ہے۔ انجیل کی علت غائی بجز اس کے اور معلوم نہیں کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا جاوے اور پھر معاً ملعون مانکر اپنے گنہوں کا گٹھا اُس کے سر پر دھر دیا جاوے اور اس طرح پر اخلاقی ذہنی اور روحانی قوتوں کو نکما [illegible] دیا جاوے۔ برخلاف اس کے قرآن کریم نے اپنی علت غائی ہی یہہ بیان کی ہے کہ وہ تقویٰ اور خداترسی کی راہوں کی ہدائت کرے چنانچہ فرمایا ہے ذالك الكتب لاريب فيه هدى للمتقين یعنے اس کتاب کے نزول کی غرض وغائت یہی ہے۔ کہ جو لوگ گناہ سے پرہیز کرتے ہیں اور مولا کریم سے ڈرتے ہیں انکو باریک سے باریک گناہوں پر بھی اطلاع دی جاوے تاکہ وہ اُن برائیوں سے بھی بچتے رہیں جو ہر ایک آنکھ نہیں دیکھ سکتی بلکہ اُن کو صرف معرفت کی آنکھ دیکھ سکتی ہے۔ یہہ قرآن کریم کا دعویٰ ہے جس کو ہم نہائت وضاحت کے ساتھ موکد پاتے ہیں۔ مثلاً آنکھ۔ یا کان کے باریک سے باریک گناہ ایسے ہیں جو انسان محسوس بھی نہیں کرسکتا مگر رفتہ رفتہ وہ اس حد تک پہونچ جاتے ہیں کہ اُنسے ایک خطرناک گناہ سرزد ہوجاتا ہے بے حابا آنکھ اُٹھتی ہے اور کسی نامحرم عورت پر پڑتی ہے آخر زنا کا ارتکاب ہوجاتا ہے۔ اب اس باریک گناہ کی اصلاح ہم دیکھتے ہیں کہ انجیل قطعاً نہیں کرسکتی۔ کیونکہ اُسمیں یہہ حکم صاف موجود ہے کہ "جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دل میں اُس کے ساتھ زنا کرچکا"

اس تعلیم اور حکم کو اگر غور اور فکر سے دیکھا جاوے تو معلوم ہو جاوے گا کہ اس تعلیم کا معلم کوئی ہی کیوں نہو فرضی خدا ہو یا خدا کا فرضی بیٹا نہ انسان کی بناوٹ سے واقف ہے اور نہ قویٰ کی حقیقت سے آگاہ۔ زنا اور مبادی زنا سے اُسے کچھ آگاہی نہیں ہے۔ کیونکہ اس آئت سے جو متی کی انجیل میں درج ہے صاف پایا جاتا ہے کہ شہوت کی نگاہ سے دیکھنا منع ہے اور یوں کھلے بندوں ہر نامحرم عورت کو گھورتے رہو۔ غالباً یہی وجہ تھی جو یورپ بلکہ وسیع طور پر یوں کہو کہ عیسائی دنیا کی سوشل حالت بہت کچھ قابل اعتراض ہوچکی ہے اُن واقعات کو جو حرامکاری اور بدکاری کے متعلق عام طور پر زبان زد ہیں اور پیرس ولنڈن کے سیاحوں نے اپنے سفرناموں میں جن دل کو ہلا دینے والے واقعات کا ذکر کیا ہے اور بتلایا ہے کہ کس طرح پر پیرس کے بازاروں میں حرامکاری کے اڈے بنے ہوئے ہیں اور کس طرح پر غریب دیہاتیوں کی ناواقف دوشیزہ لڑکیاں محض فریب دیکر

اُمرا کے لئے لائی جاتی ہیں اور ایک پیالہ شراب پر کس طرح اپنی عفت فروخت کر ڈالتی ہیں یا لنڈن کے ہائیڈ پارک میں جو کچھ ہو رہا ہے یا خانقاہوں کے بگڑے ہوئے حالات جن لوگوں نے لکھے ہیں اُن سے پتہ لگتا ہے کہ کس طرح پر ایک مجذوم کی طرح قوم بگڑ گئی ہے اور جب اُسکے اصول پر غور کرتے ہیں تو وہ وہی تعلیم ہے جو ہم نے اوپر درج کی ہے کہ "جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے وہ دل میں اُسکے ساتھ زنا کر چکا" یہہ حالت تو عملی طور پر نظر آ رہی ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ ہم کو اس امر کے ماننے میں کوئی عذر نہیں ہے کہ قریباً ہر ملک میں بدکاری پھیلی ہے مگر ہم کہیں گے کہ یہہ لوشہ اسی آزادگی کا نتیجہ ہے۔ جو بیدھڑک طور پر نگاہ کو اُٹھانے میں دی گئی ہے۔ اور اسکے محرکات وہ ناول ہیں جو بے باکی سے انگریزی سوسائیٹی کی دلچسپی یا اُنکی اصلاح کی خاطر لکھے جاتے ہیں اور پھر گلی پیرائیوں میں اُسے سٹیج پر دکھایا جاتا ہے۔ عام شرینیوں اور مٹھائیوں پر "O dear kiss aa me" جیسے مخرب اخلاق الفاظ لکھے جاتے ہیں۔ اور بوسہ بازی سکھانے کے لئے سکول قائم کئے جاتے ہیں۔ مگر پھر سوال یہی ہوتا ہے کہ یہہ ہوا کیوں؟ اسکا ایک اور صرف ایک ہی جواب ہے کہ انجیل گناہ اور اُسکے مبادی کی حقیقت بیان کرنے سے بالکل قاصر ہے بلکہ برخلاف اس کے کفارہ کا مسئلہ پیش کر کے گناہ کی جرأت دلاتی ہے۔

پس معلوم ہوا کہ انجیل کے پرستاروں کا یہہ دعوےٰ کہ گناہ کی حقیقت کما حقہ انجیل نے بیان کی ہے بالکل غلط اور فضول ہے اب ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ قرآن کریم اپنے اس دعوے کی تائید میں کہ ھدی للمتقین کیا تعلیم دی؟ اس موقع پر ہم کسی دوسرے پہلو پر بحث نہ کریں گے بلکہ یہی دکھائیں گے کہ جیسے انجیل نے ایسی تعلیم دی ہے جو عام طور پر اخلاق سوز تعلیم ہے بالمقابل قرآن کریم نے ایسی تعلیم دی ہے جو گناہ سوز فطرت پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالك ازکی لھم یعنے مومنوں کو کہدے کہ نامحرم کو دیکھنے سے اپنی آنکھہ بند رکھیں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں یہہ طریق اُنکے تزکیہ نفس کا ہے۔ فروج کے معنے سوراخوں کے کان کا سوراخ۔ مونہہ کا سوراخ اور دوسرے سوراخ جو انسان کے اندر ہیں۔ اس پاک تعلیم سے معلوم ہوا۔ کہ انسان نامحرم کی طرف آنکھہ تک نہ اُٹھائے کیونکہ جبکہ زنا کا منشاء اور قصد فطرتاً اختیار میں نہیں ہے بلکہ وہ بعض مبادی سے پیدا ہوتا ہے تو پھر آزادی سے اِدہر اُدہر جھانکنا ٹھوکر کا موجب ہے۔ جو شخص بے محابا کسی نامحرم عورت کو دیکھے گا آخر ایک دن وہ بدنیتی اور نگاہ شہوت سے ضرور دیکھیگا کیونکہ جذبات نفس ساتھہ لگے ہوئے ہیں اور یہ قانون ساتھہ ہی کام کر رہا ہے کہ ایک فعل پر ایک نتیجہ مترتب ہو کر وہ نتیجہ کسی دوسرے فعل کا باعث ہو جاتا ہے سب سے مقدم چونکہ آنکھہ تھی اُسکے بے موقع اُٹھنے سے منع فرمایا اور پھر اس بات سے بھی منع کر دیا کہ اُنکی نرم باتوں اور قصّوں کی طرف کان ندو۔ اور نہ خود بے حیائی اور ہنسی مخول کی باتیں کرو کہ ٹھوکر کا موجب ہیں۔ اور آنکھہ کان۔ زبان پر قابو پانے سے انسان کے دوسرے فروج خود بخود رام ہو جاتے ہیں۔ یہہ ہے وہ تعلیم جو اس موقع پر قرآن کریم نے پیش کی ہے۔ اب سعادت مند روحیں اور خدا ترس دل غور کریں کہ کامل بصیرت اور ہدایت بخشنے والی تعلیم کونسی ہے اس سے صاف پتہ لگ سکتا ہے کہ انجیل گناہ کی حقیقت سمجھنے سے قاصر محض ہے اور وہ اخلاق سوز اور گناہ افزا فطرت پیدا کرتی ہے مگر قرآن کریم گناہ سوز اور اخلاق فاضلہ پیدا کرنے والی طبیعت عطا فرماتا ہے۔

انشاء اللہ ہم وقتاً فوقتاً قرآن کریم کی تعلیم کا انجیل کی تعلیم سے مقابلہ کرتے رہیں گے اور دکھانے کی کوشش کریں گے کہ انجیل نے دنیا کو کیا بنایا اور قرآن کریم کیا بنانا چاہتا ہے وما توفیقی الا باللہ ھو نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

مسلمانوں کو سکھہ فرقہ کے اعلیٰ مذہبی مقتدایاں کی رائے میں سکھہ بنانا یا امرت چکھانا جائز نہیں۔ خالصہ اخبار مورخہ ۱۹ فروری نے اپنے مذہبی مقتدایاں کے فتاوے اس کے متعلق شائع کئے ہیں امید ہے کہ سنگھہ سبھائیں آئندہ اپنے مذہب کے اعلیٰ ارکان کے منشاء کے برخلاف عمل پیرا نہیں ہونگی

سلطان المعظم کی نسبت ایک ولایتی اخبار لکھتا ہے کہ وہ برلن کی سیاحت کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہی اخبار لکھتا ہے کہ امدرماں میں مصری فوجی سوڈانی پلٹنیں اپنے مصری افسروں کے حکم سے سرتابی پر مائل ہو گئی ہیں۔

چند پیراگراف

جو حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی کتاب خلافت راشدہ میں سے منتخب کئے ہیں۔

واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیه فاذا خفت علیه فالقیه فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی انا رادوہ الیك وجاعلوہ من المرسلین۔ اور اس سورت کے آخر میں فرمایا ان الذی فرض علیك القرآن لرادك الی معاد قل ربی اعلم من جاء بالهدی ومن هو فی ضلال مبین۔ وما کنت ترجوا ان یلقی الیك الکتاب الا رحمة من ربك فلا تکونن ظهیرا للکافرین۔ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو وحی کی کہ تو موسیٰ کو دودھ پلا پس جب تجھے اس کی جان کا اندیشہ ہو اسے دریا میں ڈالدے اور اسوقت خوف اور حزن کو دل میں راہ نہ دینا ہم اسے تیرے پاس پھر لائیں گے۔ اور اسے ان مرسلوں میں سے (جو اپنے دشمنوں پر غالب ہوئے) ایک مرسل بنائیں گے جس نے تجھپر قرآن نازل کیا (یعنے اس موسیٰ کے قصہ اور اس کے رنگ میں تیری کامیابی کی پیشگوئی کے لوگوں کو پڑہ سنانے کا حکم دیا ہے بس مناسبت اور پیشگوئی کے پورا ہونے کے لئے) وہ تجھے ضرور معاد (مکہ ام القریٰ) کی طرف واپس لائے گا۔ کہہ دے میرا رب ایسے ہی خوب جانتا ہے جو ہدایت لایا (اور اس لئے ضرور ہے کہ وہ کامیاب ہو) اور اسے بہی جانتا ہے جو ضلال مبین میں ہے (اور اس لئے ضرور ہے کہ وہ ہلاک ہو) اور تجھے امید نہ تھی کہ الکتاب تجھے القا ہو (یعنی ایسی زبردست پیشگوئی کہ میں موسیٰ کی طرح کامیاب ہو جاؤنگا اور میرے دشمن فرعونیوں کی طرح تباہ ہو جائیں گے تیرے قویٰ کی پہونچ اور بشری طاقتوں سے باہر تھی، ہاں یہہ تیرے رب کی رحمت ہے (کہ تجھے ایسا منصور ومظفر رسول بنایا ہے اور ایسے کلمات دعوے تیرے موتہہ سے نکلوائے ہیں) تو (اب اس نصرت الٰہی اور اعدا پر غالب آنے کے شکر میں) کافروں کا مددگار کبھی نہ ہونا (اسی طرح جیسے خدا کے انعامات دیکھکر موسیٰ نے کہا تھا رب بما انعمت علی فلن اکون ظهیرا للمجرمین۔)

اور اس بات کے دکھانے کے لئے کہ وہ وعدے دونوں بزرگ نبیوں کے حق میں پورا ہوا فرمایا فرددناہ الی امه کی تقر عینها ولا تحزن ولتعلم ان وعد الله حق ولکن اکثرهم لا یعلمون۔ ولما بلغ اشدہ واستوی آتیناہ حکما وعلما وکذالك نجزی المحسنین۔

پھر ہم نے (حسب وعدہ) اسے اس کی ام کو واپس دیا تو کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غمگین نہ ہو (اس میں یہ اشارہ ہے کہ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ام (ام القریٰ۔ مکہ) ہی آپکی واپسی پر خنک چشم اور خوش وخرم ہوئی۔ یعنے آپ کا مکہ میں واپس آنا اور اسے فتح کرنا ہی مکہ کی اصلی غرض تہی اور مکہ کی آئندہ کی سرسبزی اور آبادی اور برکت اسی پر موقوف تہی اور ہجرت کے بعد مکہ اسی طرح آپ کے پھر آنے کی راہ تکتا تہا جیسے موسیٰ کی ماں دریا میں پھینکنے کے بعد اپنے لخت جگر کے پھر گود میں آنے کیلئے تڑپتی تہی) اور وہ اس نتیجہ پر پہونچ جائے کہ خدا کا وعدہ حق ہوتا ہے پر (اس رمز کو) ان میں سے بہتیرے نہیں جانتے (اس میں یہہ اشارہ ہے کہ عرب کے مشرکین اس وقت اس بات سے بیخبر ہیں کہ جسے وہ ذلیل کرکے نکالیں گے وہ فاتح ہوکر پھر مکہ میں داخل ہوگا) اور جب موسیٰ پوری قوت کو پہونچگیا اور اس کے قویٰ بلوغ اور کمالیت اور امانت کا بار اُٹھانے کے قابل ہوگئے ہم نے اس کو حکم اور علم دیا اور دیہ اسی پر موقوف نہیں) ہم تو ایسے محسنوں کو جزا دیا کرتے ہیں اور عنقریب ایک محسن کو اسی رنگ کی جزا دیں گے۔ حکم اور علم سے مراد ہے مومنین اور کافرین میں فیصلہ کرنے کیلئے حکم یا حاکم بنانا اور ایسے منصب جلیل کے شایاں شان علم سے بہرہ مند ہونا یعنے آخرکار کفار کی ہلاکت کا فتویٰ دینا۔ اس میں یہ اشارہ ہے کہ اسی طرح کفار مکہ کی قسمتوں کا فیصلہ آپ کی حکومت کے ہاتہہ میں ہوگا۔

قصص انبیاء سے قرآن کا مقصد کیا ہے۔

قرآن حکیم کا داب ہے کہ اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے کہ فلاں فلاں قصہ میں باہم مناسبت ہے ان دنوں میں کوئی لفظ یا الفاظ مشترکہ رکھ دیتا ہے اس لئے کہ واقعات انبیا (علیہ السلام) جو قرآن میں مذکور ہوئے ہیں خصوصاً جناب موسیٰ کے واقعات انکا موضوع ومقصد حضور سرور عالم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی مبارک زندگی ہے قرآن کریم نے التزام کیا ہے کہ ان میں الفاظ یا اشارات ایسے رکھدیتا ہے کہ انکی وساطت سے فوراً ذہن آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے واقعہ کیطرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اس سورت میں اصلی مقصد یہہ ظاہر کرنا ہے کہ ایک دفعہ اس سرزمین (مکہ) سے ظالموں کے ظلم کے ہاتہوں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نکل جائیں گے مگر پہر کامیاب اور فاتح کی صورت میں اس میں واپس آئیں گے۔ اور اس بیکسی کس مپرسی اور مجبوری کے بعد آپ ایک عظیم الشان سلسلے اور دولت کے بانی ہوں گے جس کا دامن قیامت تک لمبا ہوگا اور دشمنوں کے املاک واموال سب آپ کے قبضہ میں آجائیں گے۔ ایسی حالت میں جو مکہ کے اندر آپ کی تہی اس آنے والی شاندار حالت کا لوگوں کو سمجھانا بہت نازک امر تہا۔ خداوند حکیم نے اس بھید کو

اور اور بھی بہت سے مصالح کو مد نظر رکھکر جناب موسیٰ (علیہ السلام) کے قصے کے پیرایہ میں آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سوانح بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ آپ کی اس بیکسی اور بے بسی کی تصویر دکھانے کے لئے جناب موسیٰ کی کمال بیکسی کے واقعات کو ترحم انگیز قصے پیاری ماں کی گود سے چھن جانے اور خونخوار دریا کی موجوں کے منہ میں پھینکے جانے کو بیان فرمایا ہے۔

ان الذی فرض علیك القرآن لرادك الی معاد اس تمام سورت میں اسی دعوی اور تبلیغ کی غرض اور علت غائی ہے۔ جناب موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اس کے لئے بطور استدلال کے ہے ان دونوں قصوں میں مماثلت کی طرف اشارہ کرنے کی غرض سے لفظ مراد اور معاد اور ام مشترک رکھدئے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور بقا اور آیندہ کی کامیابی کے لئے ضروری تھا کہ وہ پیراں کی گود عاطفت میں سپرد کئے جائیں جناب خاتم النبیین (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے حق میں جو سب سے اکمل اور اتم تھے کمال مطلوب تک پہنچنے کے لئے ضروری تھا کہ اس عظیم الشان ماں ام القریٰ کی چھاتیوں سے روحانی دودھ چوسنے کو پھر اس کے دامان عاطفت میں دئے جائیں جتنا فرق جناب موسیٰ اور خاتم النبیین کے کمالات

> اسلام ابدی مذہب ہے اور کوئی مذہب دنیا میں خدا نے ابدی رہنے کا ارادہ نہیں فرمایا کہ ابدی ہو۔

اور فرائض میں ہونا چاہئے اسے خداوند حکیم نے ان دونوں کی ماؤں کے اظہار سے واضح کر دیا ہے۔ اس لئے کہ جسقدر ماں قوی اور صحیح ہوگی اس کی چھاتیوں میں اسی قدر قوی اور مقوی دودھ پیدا ہوگا۔ سو حضرت موسیٰ کی ماں ایک ضعیفہ عورت تھی۔ جسکا آج صفحہ ہستی سے نام و نشان مٹ گیا ہے اور بطور نتیجہ لازمہ کے ضروری تھا کہ اوس دودھ کا پرورش یافتہ بھی ایک حد تک جیتا رہتا اور اسی حد تک اس کی بقا ہوتی جس قدر اس دودھ میں قوت تھی چنانچہ جناب موسیٰ اور آپ کا دودھ یعنے کتاب توریت اور شرع توریت اور قوم توریت گمنام اور ناپید ہو گئی اور اس متبع بنی اسرائیل کے نقش قدم یوں مٹ گئے۔ جیسے ریگستان میں چلنے والوں کے آثار کو بیہودہ گرد آندھیاں ناپید کر دیتی ہیں۔ مگر خاتم النبیین کی ام ام القریٰ اور مکہ ایک ابدی شے اور قیامت تک باقی چیز ہے جس کی نسبت خداوند علیم وعدہ کر چکا ہے کہ آسمان و زمین کے قیام سے اس کا قیام وابستہ ہے لاجرم بطور نتیجہ لازم کے ضروری ہے کہ آپ بھی اپنی عظیم الشان ام کی طرح ابدی اور غیر فانی ہوں اور قرآن جو آپکا دودھ ہے وہ بھی فنا اور زوال سے محفوظ رہے۔ بظاہر یہ مناسب اور مشابہت قریب ہے کہ اوپری اور محض لطیفہ معلوم ہو مگر ذرا غور کرنے سے اس کی حقیقت اور ماہیت کھل سکتی ہے۔ جب ایک دقیقہ رس انسان ام موسیٰ اور ام القریٰ اور لفظ لرادوہ اور لرادك اور فرد دنہ الی امہ میں غور کرے اور پھر واقعات عالم پر نگاہ ڈالے کہ جیسے قرآن کے اشارات بتاتے ہیں ویسے ہی واقعات بھی دکھاتے ہیں کہ اسلام کے لوازم اور مویدات کیسے محفوظ ہیں اور دیگر ادیان اور انکی کتابیں اور ان کے بانی کس طرح تغیر اور انقلابات کے چکروں میں آگئے کہ اگر ان نبیوں اور انکی تعلیموں کو قرآن نئے سرے سے زندہ نہ کرتا تو وہ ناپید ہو گئے ہوتے اور ان کی کتابیں اور تعلیمات ایک مجذوم آدمی کی طرح ہو چکی تھیں۔ چنانچہ یہ کس قدر حیرت انگیز بات ہے اور خداوند عالم کی ہستی اور اس کے علم و قدرت کا کیسا واضح ثبوت ہے کہ مکہ ابتدائے دنیا سے محفوظ۔ قرآن کریم محفوظ اور حامل قرآن۔ مکہ کا لایق فرزند (صلی اللہ علیہ وسلم) محفوظ اور اس امر کی طرف پختہ اور گہرا اشارہ کرنے کے لئے کہ آپ کی آل یعنے امت بھی زوال اور خطا سے محفوظ رہے گی آپ کی آل یعنے ابو بکرؓ و عمرؓ کو آپ کے پاس محفوظ مامن اور جنت الماوی میں جگہ دی۔

(باقی آیندہ)

ترجمۃ القرآن

جیسا ہم پہلے اطلاع دے چکے ہیں اسکی طبع کا کام شروع ہو گیا ہے۔ ہم مندرجہ ذیل احباب کے شکر گذار ہیں کہ اونہوں نے حسب وعدہ پیشگی قیمت بھیجکر کارخانہ کی اعانت کی ہے گویا اس کام کا شروع انکی ہی امداد پر ہوا ہے امید ہے دوسرے صاحبان بھی توجہ فرماویں گے۔

شیخ محمد جان صاحب تاجر وزیرآباد ۲ عدد
شیخ نیاز احمد صاحب تاجر وزیرآباد ۲ ؍؍
چودھری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ ؍؍

مندرجہ ذیل صاحبان نے جدید درخواستیں بھیجی ہیں

منشی نور الدین صاحب گوجرانوالہ ۵ جلد
شیخ کرم الٰہی صاحب بھٹنڈہ ۲ جلد
بابو محمد صاحب انبالہ چھاونی ۱ جلد

ایک مامور من اللہ کی دعا کا نتیجہ

یعنی ٹرنسوال میں ہماری گورنمنٹ کی کامیابی

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردہ تقدیر پدید

یہ امر کسی پر مخفی نہیں کہ جب سے ہماری گورنمنٹ کو جنوبی افریقہ کی ایک جمہوری سلطنت سے معرکہ پیش آیا ہے خلاف امید انگلستان کو اب تک بہت کچھ نقصان اٹھانا پڑا۔ اور حضرۃ قیصرہ ہند کو اپنے جان نثار سپاہیوں کے مارے جانے یا زخمی ہونے پر کمال تاسف ہوا۔ اس نقصان کے اسباب اور بواعث پر اسوقت بحث کرنا ہمارا منشاء نہیں بلکہ ہم صرف اس امر کا اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ جب سے کہ عید الفطر کی تقریب پر ہمارے سید و مولیٰ امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم نے گورنمنٹ کی کامیابی کے لئے جلسہ دعا کیا ہے اور نہایت سوز اور رقت سے بھرے دل کے ساتھ حضور الٰہی میں کامیابی کے لئے دعا کی اُسوقت سے ہماری گورنمنٹ کا پلہ بہت بھاری ہو گیا۔ ان فتوحات کا قرعہ خواہ لارڈ رابرٹس کے نام پر پڑے یا لارڈ کچنر کے نام پر مگر ایک سلیم الفطرت انسان کو ماننا پڑے گا بشرطیکہ وہ اس معاملہ پر غور کرے کہ دعا میں اثر ہے۔ اس سے پیشتر ہندوستان پنجاب کے مختلف شہروں میں دعا کے جلسے ہوئے مگر ہم نہیں چاہتے کہ ان جلسہ ہائے دعا کی حقیقت کو بیان کریں۔

بہر حال اس جگہ ہم کو صرف اس امر کا دکھانا منظور ہے کہ یہ کامیابیاں ۷ فروری سنہ ۱۹۰۰ء کے بعد سے شروع ہوئی ہیں۔ اس ہفتہ کی سب سے زیادہ مژدہ بخش خبر ٹرنسوال کے متعلق یہ ہے کہ جنرل کرونجی (بوئر فوج کا کمانڈر) مع چار ہزار سپاہ کے انگریزی فوج کے نرغہ میں آ گیا۔ ہماری فوج نے اُسکا چاروں طرف سے توپوں کے ساتھ محاصرہ کر لیا کہ یا تو بلا شرط اپنے آپ کو ہمارے حوالہ کر دو اور ہتھیار ڈال دو ورنہ توپوں سے اڑا دیں گے۔

جنرل کرونجی نے ہر چند مہلت چاہی مگر لارڈ رابرٹس نے ایک نہ سُنی اور آخر کار جنرل کرونجی نے مع چار ہزار بوئروں کے ہتھیار ڈال دئے اور اپنے آپکو انگریزی فوج کے حوالہ کر دیا۔ جس وقت لارڈ رابرٹس اور جنرل کرونجی کی ملاقات ہوئی اُسوقت کا نظارہ قابل دید تھا۔ جب دونو جنرل قریب پہونچے تو کرونجی گھوڑے سے اتر آیا۔ اور لارڈ رابرٹس نے مصافحہ کر کے فرمایا "جناب آپ نے ہم سے بہادرانہ مقابلہ کیا ہے اور ہم آپ کے ساتھ عزت سے پیش آئیں گے" بعد ازاں عورتوں اور بچوں کو چھوڑ دیا اور کرونجی صاحب مع اپنی سپاہ کے روانہ ہوئے۔

اس موقع پر لارڈ رابرٹس نے یہ بھی فرمایا کہ بوئر مجروحوں کے لئے ہمارے ڈاکٹر اور دوائیں حاضر ہیں مگر خود دماغ بوئروں نے اُسکو منظور نہ کیا۔ بوئر سپاہ کے قیدیوں میں ۱۱۵۰ فری سٹیٹ والے ہیں اور باقی ٹرنسوالی۔ ۴۸ افسر ہیں جنہیں دو مشہور ترین افسر ہیں جنرل کرونجی کی درخواست صرف اسقدر تھی کہ میرے ساتھ اچھا سلوک کیا جاوے اور جہاں جاؤں میری بیوی اور ملازم میرے ساتھ ہیں چنانچہ یہ درخواست خوشی سے منظور کی۔ جنرل کرونجی کی گرفتاری پر تمام انگریزی عملداری میں خوشیاں منائی جا رہی ہیں اور لارڈ رابرٹس کی بہادری اور قابلیت کا شہرہ ہے۔ حضور قیصرہ ہند نے لارڈ ممدوح کو مبارکباد کا تار دیا اور انکی لیڈی کو سی۔ آئی کا خطاب ملا۔

وزیر ہند نے کلکتہ ایک تار میں لارڈ رابرٹس کا جام صحت تجویز فرمایا کہ وہ ہندوستانی سپاہی ہیں اسلئے ہندوستان کو اس کامیابی پر خاص فخر ہے۔ بہر حال کامیابی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا ایک نمونہ ہے امید ہے کہ ہماری فتح مند فوج پے در پے کامیابیاں حاصل کرے گی اسقدر لکھ چکے کے بعد معلوم ہوا کہ بوئر لیڈی سمتھ [illegible]

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست - اور ولایت کے یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ - اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی - بچہ سے لے کر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۸ر خالص ممیرہ فی ماشہ عہ معری سرمہ فی تولہ ۸ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے - المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں کوئی ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے -

راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - بی - ایم - مانگی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی -

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک [illegible] مریض میں کیا جس کو عرصہ سے [illegible] میو ہسپتال لاہور بھیج دیا گیا تھا لیکن وہاں سے مایوس ہو کر [illegible] لاہور پہنچ گیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خود رو دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑے ہوئے تھے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا - اس کی بینائی میں اس قدر فرق آ گیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی - اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی -

راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاص کر ان مریضوں کے لئے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند و غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے - راقم ڈاکٹر [illegible] ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور سابق آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی قسم کے مریضوں پر استعمال کیا - میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے -

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے پانچ سال کے لئے جمع کیا گیا ہے -

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر اخبار الحکم کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا